سوال

میں نے آٹھ برس قبل شادی کی اور اب تک میں نے بیوی کو مہر ادا نہیں کیا لیکن اب میں سوچ رہا ہوں کہ اسے اس کا مہر جو کہ سات ہزار انڈین روپے ہیں ادا کرنے کی بجائے اسے اتنی یا اس سے زیادہ قیمت کا زیور خرید دوں، میں نے بیوی سے بھی اس کے بارہ میں پوچھا کہ کیا تم پیسے لینا چاہتی ہو یا کہ زیور تو اس نے جواب میں کہا جس طرح تم چاہو۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے نصیحت فرمائیں کہ مجھے مہر کیسے ادا کرنا چاہیے؟

جواب

الحمد للہ

اصل بات تو یہی ہے کہ مہر وہی چیز ادا کی جائے گی جو اس نے بیوی کو کہا تھا، لیکن اگر خاوند اور بیوی دونوں اس کے خلاف یا پھر اس میں کمی یا زیادتی پر متفق ہو جائیں تو ایسا کرنا بھی جائز ہے۔

اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور مہر مقرر ہو جانے کے بعد تم آپس کی رضامندی سے جو طے کر لو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں النساء (24)۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

یعنی مہر کی کمی اور زیادتی میں رضامندی کے ساتھ ایسا کرنا جائز ہے جبکہ مہر مقرر ہو چکا ہو۔ دیکھیں تفسیر القرطبی (235/5)۔

شیخ صالح الفوزان کا کہنا ہے:

اور جب بیوی اپنے مہر سے خاوند سے کچھ دے دے تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں یا پھر وہ اسے کچھ معاف کر دے یا سارا ہی معاف کر دے یہ اس کا حق ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اگر وہ تمہیں اپنی مرضی اور خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھا ؤ النساء (4)۔

اس میں طرفین کا اتفاق ضروری ہے۔ فتاوی نور علی الدرب (109)

تو اس سے یا واضح ہوا کہ جب عورت اس پر راضی ہو جائے تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں کیونکہ یہ اس کا حق تھا اور وہ اس پر راضی ہے۔

واللہ اعلم.